باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

۱۱/۶/۲۸ھ ۱۴
۱۹

۲۸/۳۵۷

مطلع النجّاح

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسائل ھذا کے بارے میں۔

عند الاحناف حرمت مصاہرت کے جو احکامات ہیں کیا موجودہ دور میں (جب کہ ہر طرف فحاشی و عریانی کا جو سیلاب ہے خصوصاً بازاروں اور بسوں میں دوران سفر جو بے حیائی کے مناظر عام ہیں اور عورتوں کا اکیلے سفر کرنا یا پھر رشتہ داروں میں سے جو نامحرم ہیں ان کے ساتھ سفر کرنا۔ اس میں یقیناً بے شمار ایسے واقعات سامنے ہیں جنہیں اس موجودہ اندھی تہذیب میں معیوب بھی نہیں گردانا جاتا حالانکہ حرمت مصاہرت ثابت ہو چکی ہوتی ہے لیکن دینی علوم سے ناواقفیت (جو کہ درحقیقت عذر نہیں ہے) کی بنا پر اکٹھے زندگی گذرتی ہے سلسلہ تولید بھی جاری ہے اور اس بارے میں جو شریعت کا فیصلہ ہے اس سے بے خبر ہیں بس زندگی گذرتی جارہی ہے اور احساس بھی نہیں) ان میں کچھ تخفیف ہے؟ اگر نہیں ہے تو ①
② پھر جو سالہا سال سے اس بھنور میں پھنسے ہوئے ہیں کئی بیٹے پیدا ہو چکے ہیں ان کو کیسے سمجھایا جائے اور کیسے علیحدگی پر آمادہ کیا جائے؟ اس حال میں کہ وہ اس پر عمل پیرا ہونے سے یہ عذر رکھتے ہیں کہ سالہاسال سے جب یہ معاملہ ہے تو اب کس حیلے سے یا کس عذر کو سامنے رکھتے ہوئے علیحدگی کریں۔ ③ زید کہتا ہے کہ چونکہ اس میں ابتلائے عام ہے اس لیے دواعی وطی سے حرمت ثابت نہ ہوگی ہاں مذکورہ شخص گنہ گار ضرور ہوگا؟

③ علاوہ ازیں!

گاڑی میں سفر کرتے ہوئے کسی عورت نے اپنی پشت کو مرد کے اگلے حصے سے چمٹا دیا۔ عورت بھرپور شہوت میں ہے اور اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔ اور گاڑی میں رش اس قدر زیادہ ہے کہ مرد اپنے آپ کو علیحدہ نہیں کرسکتا۔ کیا اس سے حرمت ثابت ہو جائے گی؟ اس حالمیں کہ شہوت عورت کی جانب سے ہے اور مرد کی جانب سے نہیں۔

④ اور اگر مرد کو اس حالت میں انزال ہو جائے تو پھر صرف عورت کی شہوت پائے جانے کا اعتبار ہوگا؟

⑤ عمرو بیماری کی حالت میں ہسپتال میں داخل تھا، بے ہوشی کی حالت میں ناک سے خون نکلا۔ اس کے قریب اس کی چچا زاد بہن تھی اس نے خون صاف کیا۔ اس دوران شہوت بھڑکی اور جذبات سے مغلوب ہو کر اس کے چہرے [illegible] سینے اور بعض دوسری جگہوں پر ہاتھ پھیرا۔
کیا اس سے حرمت ثابت ہوگئی؟ مسئلہ یہ ہوا اس مرد کا چچا فوت ہوا پیچھے غربت، چھوٹی اولاد اور مذکورہ لڑکی تھی، اس مرد کا اس کی چچی سے نکاح ہونا طے پایا، نکاح ہو گیا۔ اب دو بچے ہیں۔ اس وقت لڑکی کو اس مسئلے کا علم نہیں تھا یا پھر شرم غالب تھی۔ اس لیے اس نے اپنی اس حرکت کو نہ بتلایا اب وہ پشیمان ہے اگر بتلائے تو بدنامی ہے اگر پھر بھی بتلائے تو اس کا کیا حل ہے کہ مرد اسی نکاح کو باقی رکھے (کیونکہ غلطی اس کی تو نہیں تھی) یا علیحدگی کرے؟ تو اس صورت میں اولاد کا کیا بنے گا۔

المستفتی
محمد ارشاد ڈسکوی
۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلیًا

۱۔ جن حرکات اور صورتوں سے قرونِ اولیٰ اور خیر و صلاح کے زمانے میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی تھی موجودہ دور میں بھی اُن سب صورتوں اور حرکات سے حرمت ثابت ہوگی، تغیرِ زمانہ کے بسبب دینی احکام کو اُنکی اصلیت پر نہ رکھنا اور مختلف قسم کے حیلے، بہانے تلاش کرنا یہود و نصاریٰ کا شیوہ ہے۔

لہٰذا زید کا یہ کہنا (چونکہ اسمیں ابتلائے عام ہے اس لیے دواعی وطی سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی ہاں مذکورہ شخص گناہ گار ضرور ہوگا) بے اصل اور شیطان کا ایک نورانی فریب ہے۔ جن میاں، بیوی کے درمیان حرمت مصاہرت کا کوئی سبب پایا گیا ہو تو اُن پر لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے سے ہمیشہ کیلئے جدائی اختیار کریں اور خاوند بالتزبیوی کو طلاق دیدے یا اُس کو زبانی یہ کلمات کہے (جا۔ میں نے تجھے چھوڑ دیا) اور اس دوران جو اولاد ہوئی وہ ثابت النسب شمار ہوگی۔

لیکن اگر طولِ رفاقت، کثرت اولاد، عمر کے زیادہ ہو جانے کے بسبب بیوی کیلئے کوئی اور ٹھکانہ نہ ہو، نہ ہی دوسرے نکاح کی اُمید ہو اور خاوند کو بھی اولاد کی پرورش کیلئے اُس کی سخت ضرورت ہو تو ایسی مجبوری میں گنجائش ہے کہ وہ اپنی اولاد کے ساتھ رہے اور خاوند اُس کا خرچ برداشت کرتا رہے، مگر مکمل پردہ ہونا ضروری ہے اور دونوں کبھی تنہائی میں نہ ملیں، بے پردہ آمنے سامنے نہ ہوں اور کوئی ہنسی بے تکلفی نہ ہو۔

۲۔ حرمت مصاہرت کے ثبوت کیلئے ایک جانب سے شہوت کا پایا جانا کافی ہے، لہٰذا صورت مسئولہ میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی، اور مذکورہ صورت میں اگر مرد کو بھی شہوت ہوئی اور حالت شہوت میں انزال ہوگیا تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی، مرد کے انزال ہو جانے کے بعد عورت کی شہوت معتبر نہ ہوگی۔

۳۔ صورت مسئولہ میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی لہٰذا زید پر لازم ہے کہ چچی (جس سے مذکورہ واقعے سے لاعلمی کی بنا پر نکاح ہو) سے فورًا علیحدہ ہو جاوے اور لڑکی پر لازم ہے کہ اس واقعہ کو ظاہر کردے، آخرت کی ندامت دنیا کی ندامت سے کہیں بڑھ کر ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اسمیں مرد بیچارے کا کیا قصور ہے تو اس کے متعلق حضرت تھانوی (رحمہ اللہ) امداد الفتاوی صـ۳۲۶ ج۲ میں لکھتے ہیں۔

"اس کا حرام ہونا کسی قصور کی وجہ سے نہیں بلکہ جب سبب پایا جاتا ہے تو مسبب بھی پایا جاتا ہے جیسا کوئی شخص بھولے سے زہر کھالے، گناہ تو نہیں مگر مر تو جاوے گا (جاری ہے)"

Scanned by CamScanner

١- ﴿حرمت عليكم أمهاتكم وبناتكم وأخواتكم وعماتكم .... وأمهات نسائكم .... الخ﴾ (النساء: ٢٣)

٢- "اتفق أصحابنا: إن اللمس بشهوة بمنزلة الجماع في تحريم أم المرأة وبنتها. فكل من حرم بالوطء الحرام أوجبه باللمس إذا كان بشهوة".

(أحكام القرآن: ٢/٢٠٤، إدارة القرآن)

٣- "كما تثبت الحرمة بالوطء تثبت بالمس والتقبيل والنظر إلى الفرج بشهوة سواء كان بنكاح أو ملك أو فجور".

(هندية: المحرمات بالصهرية، ١/٢٧٤، رشيدية)

٤- "فإن نظرت المرأة إلى ذكر رجل أو لمسته بشهوة أو قبلته بشهوة تعلقت بها حرمة المصاهرة"

(المصدر السابق)

٥- "ثم لا فرق في ثبوت الحرمة بالمس بين كونه عامدًا أو ناسيا أو مكرها أو مخطئا"..... (المصدر السابق)

٦- "ووجود الشهوة من أحدهما يكفي وشرطه أن لا ينزل حتى لو أنزل عند المس أو النظر لم تثبت به حرمة المصاهرة".

(هندية: ١/٢٧٥، رشيدية) فقط

والله أعلم بالصواب،

كتبه مطيع الله عفي عنه
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية، بكراتشي،
٢١ - ٦ - ١٤٢٨هـ

الجواب صحيح

الجواب صحيح

١٥/٧/١٤٢٨هـ